66571 ـ كيا استحاضہ والى عورت روزہ ركھے گى ؟

سوال

كيا استحاضہ والى عورت روزہ ركھے گى ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حائضہ عورت كے ليے حيض كى مدت ميں آنے والے خون پر حيض كے احكامات لاگو ہونگے، اور اسے حائضہ شمار كيا جائيگا، اور جب حيض كى مدت ختم ہو جائے تو وہ پاك ہو كر غسل كر كے نماز روزہ كى ادائيگى كرے گى، اور خاوند اس سے جماع و مباشرت بھى كر سكے گا، چاہے استحاضہ كا خون جارى بھى ہو پھر بھى يہ كام ہونگے.

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتى ہيں كہ:

فاطمہ بنت ابى حبيش رضى اللہ تعالى عنہا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آكر كہنے لگى:

" اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم مجھے استحاضہ كا خون آتا ہے، اور ميں پاك نہيں ہوتى تو كيا ميں نماز ترك كر دوں ؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" نہيں، يہ تو ايك رگ كا خون ہے اور حيض نہيں، چنانچہ جب تجھے حيض آئے تو نماز ترك كردو، اور جب حيض ختم ہو جائے تو خون دھو كر غسل كرو اور نماز ادا كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر (226) صحيح مسلم حديث نمبر (333)

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى اس حديث كا معنى بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں:

یہ ایك رگ کا خون ہے:

اس میں یہ اشارہ ہے کہ اگر خارج ہونے والا خون کسی رگ کا ہو۔ اور اس میں آپریشن کا خون بھی شامل ہے۔ تو اسے حیض شمار نہیں کیا جائیگا اس لیے اس خون کے ساتھ وہ کچھ حرام نہیں ہو گا جو حیض کی بنا پر حرام ہوتا ہے، اور اس عورت پر نماز کی ادائیگی اور اگر رمضان ہو تو روزہ رکھنا فرض ہوگا " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین (11) سوال نمبر (226).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی ایك بیوی بھی اعتکاف بیٹھی اور وہ استحاضہ کی حالت میں تھی انہیں خون آ رہا تھا، بعض اوقات خون کی بنا پر ان کے نیچے برتن رکھا جاتا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (303).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (7501) اور (5595) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .